بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارا دین صرف ایک

یعنی

اسلام

فرقہ وارانہ مذہب نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم صرف ایک یعنی: اللہ تبارک وتعالےٰ .. اللہ کے سوا کوئی نہیں

ہمارا اِمام صرف ایک یعنی: محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. فِرقہ وارانہ امام نہیں

ہمارا دین صرف ایک یعنی: اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فِرقہ وارانہ مذہب نہیں

ہمارا نام صرف ایک یعنی: اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین .. فِرقہ وارانہ نام نہیں

بنیادِ محبّت صرف ایک یعنی: اللہ تعالےٰ سے تعلّق .. دُنیوی تعلقات نہیں

وَجہِ افتخار صرف ایک یعنی: ایمانُ باللہ العظیم .. وطن اور زبان نہیں

جماعت المسلمین

مرکز جماعت المسلمین کھوکھراپار ۲½ ملیر کراچی

دفتر: B-6 بیت الفرقان SB-12 بلاک 13-C گلشنِ اقبال کراچی

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارا دین صرف ایک۔ یعنی اسلام

اللہ تعالیٰ ہمارا حاکم ہے، اطاعت وعبادت صرف اُسی کا حق ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے امام ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہوتی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ اور اُس کے بندوں کے درمیان واسطہ ہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے وہ گویا اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے جو قانون ہمارے لیے بھیجا ہے اس قانون کو دین کہتے ہیں اور اس دین کا نام اسلام ہے۔

ارشادِ باری ہے:-

رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا، میں نے تمہارے لیے جس دین کو پسند کیا وہ اسلام ہے،

(سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃِ: ۵، آیت : ۳)

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کا نام اسلام رکھا اور اس اسلام کو اپنے تمام بندوں پر واجب العمل قرار دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ، بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے،

(سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: ۳، آیت : ۱۹)

اسلام کے علاوہ کوئی دین یا قانون اللہ کے بندوں پر نافذ نہیں ہوسکتا۔ جو لوگ اسلام کے علاوہ کسی اور دین یا قانون کو حق مانتے ہیں، اس پر چلتے ہیں یا اس کے متلاشی ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ (سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن: ۳، آیت : ۸۳)

کیا ان لوگوں کو اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کی تلاش ہے حالانکہ آسمان و زمین والے سب طوعاً وکرہاً اللہ ہی کے فرماں بردار ہیں اور اُسی کی طرف ان سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

جولوگ اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور قانون یا ضابطے کی پیروی کرتے ہیں وہ آخرت میں سرخرو نہیں سکتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَ مَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡہُ ۚ وَ ہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۸۵﴾
(سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰن : ۳ ، آیت : ۸۵)

جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا متلاشی ہوگا تو وہ دین اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

اسلام کے معنی اطاعت وفرماں برداری کے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

فَاِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَلَہٗۤ اَسۡلِمُوۡا ،
(سُوۡرَۃُ الۡحَجّ : ۲۲، آیت : ۳۴)

تمہارا الہٰ صرف ایک ہے، لہذا صرف اُسی کے لیے اسلام لاؤ یعنی صرف اُسی کی فرماں برداری کرو،

اسلام کے معنی سپرد کردینے کے بھی ہیں۔جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے تو گویا وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیتا ہے، اب وہ اپنی خواہشات پر نہیں چلتا بلکہ اس کی تمام حرکات وسکنات اللہ تعالیٰ کے اشارے پر ہوتی ہیں۔وہ آزاد نہیں ہوتا بلکہ احکام الٰہی کا پابند ہوتا ہے، اس کا تو پھر یہ قول ہوتا ہے:۔

مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶۲﴾
(سُوۡرَۃُ الۡاَنۡعَامِ : ٦، آیت : ۱۶۲)

میری زندگی اور میری موت سب اللہ ربُّ العالمین کے لیے ہے۔

اسلام کے معنی سر جھکا دینے یعنی سر تسلیم خم کردینے کے بھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

بَلٰی ٭ مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ وَ ہُوَ مُحۡسِنٌ فَلَہٗۤ اَجۡرُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ،(سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ : ۲ ، آیت : ۱۱۲)

البتہ جو شخص اللہ کے لیے سر تسلیم خم کردے اور نیک کام کرتا رہے اس کے لیے اس کے رب کے پاس (اچھا) بدلہ ہے۔

اسلام ہی ہدایت ہے اور اسلام پر چلنے ہی سے ہدایت ملتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَاِنۡ حَآجُّوۡكَ فَقُلۡ اَسۡلَمۡتُ وَجۡهِىَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ‌ؕ وَقُلۡ لِّلَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ وَالۡاُمِّيّٖنَ ءَاَسۡلَمۡتُمۡ‌ؕ فَاِنۡ اَسۡلَمُوۡا فَقَدِ اهۡتَدَوْا‌ۚ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ الۡبَلٰغُ‌ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ۝۲۰

(سُوۡرَةُ اٰلِ عِمۡرٰن: ۳، آیت: ۲۰)

پھر (اے رسول) اگر یہ آپ سے جھگڑیں (اور بحث و مباحثہ کریں) تو آپ کہہ دیجیے کہ میں نے اور میری اتباع کرنے والوں نے اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا ہے (ہم تو بس دین، اسلام ہی کو سمجھتے ہیں) اور (اے رسول) آپ اہل کتاب اور ناخواندہ لوگوں سے کہہ دیجیے " کیا تم اسلام قبول کرتے ہو " اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو ہدایت یاب ہو جائیں گے اور اگر (اسلام سے منہ موڑیں تو آپ کی ذمہ داری سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ) آپ (دین اسلام ان تک) پہنچا دیں، اللہ (اپنے) ان بندوں کو دیکھ رہا ہے (اور وہ خود ان سے حساب لے لے گا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

قُلۡ اِنِّىۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَسۡلَمَ‌۔

(اے رسول) آپ کہہ دیجیے کہ مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے اسلام لاؤں۔

اسلام ایک نعمت ہے اور یہ نعمت اسی کو ملتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پانے کی توفیق ہو۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

فَمَنۡ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنۡ يَّهۡدِيَهٗ يَشۡرَحۡ صَدۡرَهٗ لِلۡاِسۡلَامِ‌ۚ

(سُوۡرَةُ الۡاَنۡعَامِ: ٦، آیت: ۱۲۵)

جس شخص کو اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے تو اس کے سینے کو اسلام کے لیے کھول دیتا ہے،

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ، (سُوْرَۃُ الزُّمَرِ: ۳۹، آیت: ۲۲)

جس شخص کے سینے کو اللہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے تو پھر وہ اپنے رب کی طرف سے روشنی پر ہوتا ہے،

آیات بالا سے ثابت ہوا کہ اسلام نورِ ہدایت ہے، یہ ہدایت اللہ کی طرف سے نازل ہوتی ہے۔ انسانوں کے افکار اور تصورات کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۝۳۸

(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ: ۲، آیت: ۳۸)

(اے اولاد آدم) جب کبھی میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جنھوں نے میری ہدایت کی پیروی کی انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى،

(سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ: ۲، آیت: ۱۲۰)

(اے رسول) آپ کہہ دیجیے کہ اللہ کی ہدایت ہی (درحقیقت) ہدایت ہے،

یہ ہدایت اسلام کی صورت میں نازل ہوئی، اس کے نازل ہونے کے بعد اب کسی اور چیز کی پیروی میں گمراہی کے سوائے اور کیا مل سکتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے نازل کردہ قانون (یعنی اسلام) کی پیروی کو فرض کر دیا اور دوسروں کی پیروی کو حرام کر دیا۔

ارشادِ باری ہے

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ،
(سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ: ۷، آیت: ۳)

(اے لوگو) جو چیز تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل ہوئی ہے (صرف) اسی کی پیروی کرو، اس کے علاوہ ولیوں کی پیروی نہ کرو،

جو ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے کامل بھی کر دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃِ: ۵، آیت: ۳)

آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔

اے ایمان والو! اس آیت پر غور کیجیے، سوچیے! کہ آپ کا دین کامل ہے یا نہیں؟ کیا اس میں کوئی کمی ہے، کیا اس میں کوئی نقص ہے؟ اگر اس دین میں کوئی کمی یا نقص ہے تو پھر دین کامل نہیں ہوسکتا یقیناً اس دین کو آپ کامل ہی سمجھتے ہوں گے۔ تو پھر سوچیے! کہ یہ دین کس دن کامل ہوا تھا۔ آپ یہ ہی کہیں گے کہ اس دن کامل ہوا تھا جس دن مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تھی۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تقریباً تین مہینے پہلے نازل ہوئی تھی، گویا دین اسلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں کامل ہوا تھا۔

پھر آپ سوچیے! کہ وہ کیا چیزیں تھیں جن میں یہ دین کامل ہوا تھا۔ یقیناً وہ دو ہی چیزیں تھیں ایک قرآن مجید، دوسری حدیث شریف۔ لہذا ثابت ہوا کہ اسلام صرف قرآن و حدیث کے اندر محفوظ ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہیے کہ اسلام قرآن و حدیث کا نام ہے۔ ان ہی دو چیزوں میں اسلام مکمل ہوا تھا، تیسری کوئی چیز اس دین میں نہ اس وقت شامل تھی اور نہ اب شامل ہوسکتی ہے۔ تیسری چیز اس دین میں اسی وقت شامل ہوسکتی ہے جب اس دین کو ناقص مانا جائے لیکن یہ عقیدہ قرآن مجید کے

خلاف ہے لہذا کفر ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ اسلام کامل دین ہے لہذا اب اس میں نہ کسی کے اجتہاد و قیاس کو داخل کرنے کا سوال پیدا ہو سکتا ہے اور نہ کسی نیک کام کو شامل کرنے کا جو پہلے سے اس میں موجود نہ ہو۔ یعنی اسلام میں رائے اور بدعتِ حسنہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

قارئین کرام، اسلام کو کامل مان لینے کے بعد اب آپ ذرا اپنی حالت کا بھی جائزہ لیجیے۔ کیا آپ کا دین وہ ہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ کیا آپ کا دین قرآن وحدیث کے اندر ہی محفوظ و محصور ہے یا قرآن وحدیث کے علاوہ بھی بعض چیزوں کو آپ نے دین شمار کر رکھا ہے اگر آپ اس دین کو قرآن وحدیث کے اندر ہی محفوظ و محصور مانتے ہیں تو پھر آپ فرقوں میں کیوں بٹے ہوئے ہیں؟ سب کا دین ایک کیوں نہیں ہوتا؟ کیا اس کی یہ وجہ تو نہیں کہ آپ نے سرچشمہ ہدایت سے آگے بڑھ کر کسی اور چیز کو بھی ہدایت سمجھ رکھا ہے؟ کیا یہ صحیح نہیں کہ آپ نے ائمہ اور علماء کے فتوؤں اور اجتہادات کو بھی دین سمجھ رکھا ہے، یہ ہی نہیں بلکہ قرآن وحدیث کو ان کا تابع کر دیا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے قانون کو انسانوں کی رائے کا تابع کیا جا سکتا ہے؟ کیا یہ کفر نہیں ہے؟

کیا آپ نے کبھی مذہبی دنیا کا جائزہ لیا، یہ تو ضرور ہے کہ بعض فرقے بعض فرقوں کو گمراہ سمجھتے ہیں لیکن بعض فرقے ایسے بھی ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی سوچا کہ ان چار یا پانچ فرقوں کے فرقہ وارانہ مذاہب میں سے ہر ایک اسلام ہے یا ان فرقہ وارانہ مذاہب کا مجموعہ اسلام ہے۔ ظاہر ہے کہ دوسری بات کا تو آپ بڑی آسانی سے انکار کر دیں گے اس لیے کہ اس کو مان لینے کے بعد تو کسی مذہب میں بھی پورا اسلام نہیں ہوگا۔ اسلام کا ایک جزء ہی ہوگا اور یہ بات کسی کو منظور نہیں ہوگی کہ وہ اپنے مذہب کو کامل اسلام نہ سمجھے۔

رہ گئی دوسری صورت، یعنی ان میں سے ہر ایک اسلام ہے، تو پھر ایک اور مشکل پیش آئے گی۔ وہ یہ کہ فرقہ وارانہ مذاہب میں بے حد اختلاف ہے، حلال وحرام کا فرق ہے۔ ایک ہی چیز ایک مذہب میں حلال ہے تو دوسرے میں حرام ہے۔ اور آپ کہتے ہیں کہ دونوں

حق پر ہیں، یعنی دونوں فرقہ وارانہ مذہب اسلام ہیں۔سوچیئے ! کیا ہر ایک کو اسلام ماننے کے بعد نتیجہ یہ نہیں نکلے گا کہ ایک اسلام کے کئی اسلام بن جائیں گے۔کیا یہ ممکن ہے؟ کیا یہ صحیح صورت ہے؟ ہرگز نہیں، ایک نومسلم اس بات سے کتنا پریشان ہوگا جب کہ اس سے یہ کہا جائے گا کہ یہ تمام مذاہب ایک دوسرے کے مخالف ہوتے ہوئے بھی اسلام ہیں۔اگر کسی مذہب میں کوئی چیز حلال ہے تو وہ بھی اسلام ہے، اگر دوسرے مذہب میں وہ ہی چیز حرام ہے تو وہ بھی اسلام ہے۔ (ایں چہ بوالعجبیست) اس کے مقابلے میں اگر اس نومسلم سے یہ کہہ دیا جائے کہ "بس جو کچھ قرآن وحدیث میں ہے، وہ اسلام ہے"۔تو یہ بات اس کے لیے کتنی سکون بخش ہوگی۔

قارئین کرام غور کیجیے، آخر ان مذاہب کے بنانے کی کیا ضرورت تھی، فتوؤں کو دین میں داخل کرنے کی کیا ضرورت تھی، کیا قرآن وحدیث میں کامل اسلام نہیں تھا۔اگر نہیں تھا تو یہ ماننا پڑے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا اسلام ناقص تھا نعوذ باللہ من ذلک۔ان فتوؤں نے ایک اسلام کے کئی اسلام بنا دیے۔ان کی وجہ سے امت کئی فرقوں میں تقسیم ہوگئی۔اللہ اور اُس کے رسول نے جس بات کی سختی سے ممانعت کی تھی امت اسی پر کاربند ہوگئی، پھر جو نقصان ہوا وہ ظاہر و باہر ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا، اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے فرقے نہ بنو،

(سُوۡرَةُ اٰلِ عِمۡرٰن : ۳ ، آیت : ۱۰۳)

اللہ کی رسی یقیناً اللہ تعالیٰ کی شریعت ہے جو اُس نے نازل فرمائی ہے اور جو ظاہر ہے کہ صرف قرآن وحدیث کے اندر محفوظ ہے، لہذا صرف قرآن وحدیث کو دین ماننے کے بعد ہی ہم سب ایک ہو سکتے ہیں اور فرقہ بندی سے بچ سکتے ہیں۔اہل کتاب میں بھی کئی فرقے ہو گئے تھے۔اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ان کی روش سے ہوشیار کر کے فرقہ بندی کی ممانعت فرمائی تھی،

ارشادِ باری ہے:۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾

(سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ: ۳، آیت: ۱۰۵)

اور (اے ایمان والو) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقے فرقے بن گئے اور کھلے دلائل آ جانے کے بعد بھی اختلاف پر (قائم) رہے، ایسے لوگوں کے لیے بڑا عذاب ہے۔

دوسری جگہ پھر اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کی غلط روش کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:-

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۴﴾ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ،

(سُوْرَۃُ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا: ۹۸، آیت: ۴ تا ۵)

اہل کتاب دلیل آ جانے کے بعد بھی متفرق رہے (یعنی اپنے اپنے مذہب پر جمے رہے) حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں دین کو خالص اللہ کے لیے مانتے ہوئے صرف اللہ اکیلے کے ہو جائیں۔

لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا، علماء کے فتووں اور فرقہ وارانہ مذاہب کو بھی دین سمجھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان معلوم ہو جانے کے بعد بھی اپنے اپنے علماء کی باتوں پر جمے رہے، گویا انہوں نے ان علماء کی عبادت کی۔ حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ اکیلے کی عبادت کریں۔

قارئین کرام سوچیے! کیا یہی صورت موجودہ فرقوں میں نہیں پائی جاتی؟ کیا قرآن وحدیث کے ٹھوس دلائل مل جانے کے بعد بھی ہر فرقے کے لوگ اپنے اپنے مذہب پر جمے نہیں رہتے؟ غور کیجیے! کیا یہ فعل آیت بالا کی رُو سے شرک نہیں؟ کاش! ان لوگوں میں اختلاف نہ ہوتا اور اگر ہو گیا تھا تو واضح دلیل مل جانے کے بعد اسے ختم کر دیتے، کاش! اس اختلاف کو بنیاد بنا کر فرقے نہ بناتے، اصول ایک ہی مانتے یعنی قرآن وحدیث ہی کو دین سمجھتے۔ جب آیت یا حدیث مل جاتی تو اس کی روشنی میں اپنے آپ کو موڑ لیتے، آیت یا حدیث کو نہ موڑتے، اپنے اختلاف کی خاطر قرآن وحدیث سے صرفِ نظر نہ کرتے۔ نہ قرآن و حدیث کو اپنے مذہب کا تابع بناتے۔ اے کاش! اگر ایسا ہوتا تو یہ فرقہ بندی کی لعنت کبھی مسلط نہ ہوتی، اللہ تعالیٰ کا راستہ ایک تھا ہم صرف اسی پر چلتے تو ایک رہتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ، وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ،
(سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ: ٦، آیت : ۱۵۳)

یہ میرا سیدھا راستہ ہے،اس پر چلتے رہواور (خبردار) دوسرے راستوں پر نہ چلنا ورنہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے،

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا،
(سُوْرَۃُ الرُّوْمِ: ۳۰، آیت : ۳۰)

دین (اسلام) پر یک سو ہو کر قائم رہو،

یعنی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی طرف متوجہ نہ ہو، تمہاری تمام توجہ کا مرکز صرف اسلام ہو، صرف قرآن وحدیث پر یک سو ہو کر عمل کرو۔ فرقہ بندی سے بچو۔ فرقہ بندی بُری چیز ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ، (سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ: ٦، آیت : ۱۵۹)

جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور فرقہ فرقہ بن گئے (اے رسول) آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔

فرقہ بندی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اور یقیناً اسے ہر شخص ناپسند کرے گا لیکن اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ وہی شخص جو فرقہ بندی سے بیزار ہے کیوں ان موجودہ فرقوں سے الگ نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝۵۲ (سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ: ۲۳، آیت : ۵۲)

تمہاری جماعت حقیقتاً ایک ہی جماعت ہے اور میں تم سب کا رب ہوں لہذا مجھ سے ڈرتے رہو۔

اللہ تعالیٰ ہم کو ایک جماعت دیکھنا چاہتا ہے تو پھر کیوں نہ ہم ایک جماعت بن جائیں۔فرقے فرقے بنالینا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہے اور جو چیز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہو، ہم کو اس سے بیزار ہونا چاہیے۔

قارئین کرام، سوچیۓ! اختلاف اور فرقہ بندی کو ختم کرنے کی کیا صورت ہے۔اگر آپ سنجیدگی سے غور کریں گے تو آپ خود اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ اس کی بس ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ ہم اپنا دین صرف اسلام کو مانیں، فرقہ وارانہ مذاہب سے کنارہ کش ہو جائیں۔اسلام پر عمل کرنے کے لیے صرف قرآن و حدیث کی طرف رجوع کریں جو چیز قرآن و حدیث میں نہ ہو اس پر رائے زنی نہ کریں، نہ رائے زنی ہوگی نہ اختلافات ہوں گے۔ جماعت المسلمین یہی دعوت لے کر کھڑی ہوئی ہے۔اٹھیئے جماعت المسلمین کی دعوت قبول کیجیے اور اس کے ساتھ تعاون فرمایئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ اور اُس کے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے تمام فیصلے ہی حق ہیں۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿١٠٦﴾

"اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہوتے ہیں"

(سُوْرَةُ يُوْسُف : ۱۲، آیت : ۱۰۶)

خاتم الانبیآءو المرسلین، امام الانبیآء، رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمانِ حق :

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ، فَقُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ؟ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا.....

جماعت المسلمین اور اس کے امام کو لازم پکڑنا،(حذیفہؓ نے) پوچھا: اگر جماعت اور اس کا امام نہ ہو تو کیا کروں؟(آپؐ نے) فرمایا: (تو بھی) تمام فرقوں سے علیٰحدہ رہنا۔۔۔۔

(صحیح بخاری، حدیث نمبر 6673/7084 وصحیح مسلم حدیث نمبر 1847/4784)

مرکز : مسجد المسلمین، کھوکھرا پار 2½ ملیر ٹاؤن، کراچی۔

دفتر: جماعت المسلمین B-6 بیت الفرقان،SB-12، بلاک 13-C گلشنِ اقبال، مین یونیورسٹی روڈ، کراچی۔

www.aljamaat.org